لالچ بری بلا ہے

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

لالچ بُری بَلا ہے

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

لالچ بُری بلا ہے

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

حرص ولالچ کی تعریف

برادرانِ اسلام! اللہ تعالی کے دیے ہوئے رزق پر صبر، شکر اور قناعت کرنے کے بجائے، مزید اضافہ وزیادتی کی خواہش رکھنا حرص (لالچ) کہلاتا ہے، اور ایسی خواہش رکھنے والے کو حریص (لالچی) کہتے ہیں[1]۔

عزیزانِ محترم! یہ سمجھنا کہ حرص ولالچ کا تعلق صرف مال ودَولت کے ساتھ خاص ہے دُرست نہیں؛ کیونکہ حرص (لالچ) توکسی چیز کی مزید خواہش رکھنے کا نام ہے، لہذا اس کا تعلق مال ودَولت، کھانے پینے اور نیکی وگناہ کی خواہش سمیت کسی بھی چیز سے ہوسکتا ہے۔ حضرت علّامہ عبد المصطفی اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "لالچ اور حرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دولت، عزّت، شہرت، غرض ہر

---

(١) "مرقاة المفاتيح" كتابُ الرِّقاق، بابُ الأمل والحرص، ٨/ ١١٩.

نعمت میں ہوا کرتا ہے، اگر لالچ کا جذبہ کسی انسان میں بڑھ جاتا ہے، تو وہ انسان طرح طرح کی بداَخلاقیوں اور بے مروّتی کے کاموں میں پڑ جاتا ہے، اور بڑے سے بڑے گناہوں سے بھی نہیں چُوکتا، بلکہ سچ پوچھیے تو حرص، طمع اور لالچ در حقیقت ہزاروں گناہوں کا سرچشمہ ہے، اس سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیے"[1]۔

حرص ولالچ سے ممانعت

حضراتِ گرامی قدر! قرآنِ کریم میں بندۂ مؤمن کو حرص ولالچ سے منع کیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَى﴾[2] "اے سننے والے! اپنی آنکھیں نہ پھیلا (یعنی للچائی نگاہوں سے) اس دنیاوی آسائش وآرام کی طرف، جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لیے دی ہے؛ کہ ہم اُنہیں اِس کے سبب فتنہ میں ڈالیں گے، اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور دیرپا ہے"۔

مال ودَولت کی بے جا اور غیر ضروری چاہت کی مذمّت

عزیزانِ مَن! مال ودَولت کی بے جا اور غیر ضروری چاہت اور حرص ولالچ، آخرت سے غفلت اور عذابِ جہنّم کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝٣ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۝٥ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۝٧ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾[3] "(اِطاعتِ الٰہی سے) تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ

---

(١) "جنّتی زیور" لالچ، صـ١١١۔

(٢) پ ١٦، طه: ١٣١.

(٣) پ ٣٠، التكاثُر: ١ - ٨.

طلبی (حرص ولالچ) نے، یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا (یعنی موت کے وقت تک تمہاری یہ ہوَس ختم نہ ہوئی)، ہاں ہاں (موت کے وقت اپنے نتیجۂ بد کو) جلد جان جاؤ گے! پھر ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے (قبروں میں)، ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے (اور حرص ولالچ میں مبتلا ہوکر آخرت سے غافل نہ ہوتے)، یقیناً (تم مرنے کے بعد) ضرور جہنّم کو دیکھو گے، پھر بے شک ضرور اُسے یقینی دیکھنا دیکھو گے، پھر یقیناً ضرور اُس دن تم سے (دنیا میں عطا کی گئی) نعمتوں کے بارے میں پُرسش (پوچھ گچھ) ہوگی!!"۔

مال کی بے جا چاہت ولالچ انتہائی مذموم ہے

حضراتِ ذی وقار! دنیاوی مال ودَولت کا حریص آدمی، پیسہ کمانے کا کوئی موقع چھوڑتا نہیں، اور پیسہ آتے دیکھ کر خود کو قوی وتوانا محسوس کرنے لگتا ہے، لیکن جب ایسے شخص کو نماز یا دیگر فرائض وواجبات کی ادائیگی کی دعوت وترغیب دی جائے، تو سو ۱۰۰ طرح کے حیلے بہانے گھڑتا اور خود کو بیماروں جیسا ظاہر کرتا ہے، ایسا رویہ کسی طَور پر مناسب نہیں۔ اللہ ربّ العالمین عزّوجلّ نے قرآنِ حکیم میں، مال ودَولت کی ایسی حرص ولالچ کی مذمت بیان فرمائی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ﴾[1] "یقیناً وہ مال کی چاہت (لالچ وحرص) میں ضرور قوی وتوانا (اور فرائض وواجبات کی ادائیگی میں کمزور) ہیں"۔

تقویٰ وپرہیزگاری کا حکم

عزیزانِ مَن! حرص ولالچ کو ترک کر کے ہمیں تقویٰ وپرہیزگاری کا حکم دیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَ اِنْ تُحْسِنُوْا وَ تَتَّقُوْا

---

(۱) پ ۳۰، العادیات: ۸.

﴿فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا﴾[1] "دل لالچ کے پھندے میں ہے، اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری اختیار کرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے"۔

دنیا و آخرت کی کامیابی

جانِ برادر! حرص و لالچ سے بچنے میں ہی دنیا و آخرت کی کامیابی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾[2] "جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا، تو وہی کامیاب ہیں"۔

لالچ ہلاکت کا باعث ہے

حضراتِ ذی وقار! حرص و لالچ باعثِ ہلاکت ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ: (١) فَشُحٌّ مُطَاعٌ، (٢) وَهَوىً مُتَّبَعٌ، (٣) وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ»[3] "تین ۳ چیزیں ہلاکت میں ڈال دیتی ہیں: (۱) حرص و لالچ کی اِطاعت کرنا، (۲) نفسانی خواہش کی پیروی کرنا (۳) اور خود پسندی میں مبتلا ہونا"۔ لہذا حرص و لالچ سے مجبور ہو کر خواہشاتِ نفسانی کی پیروی کرنا، اور سارا دن موبائل فون (Mobile Phone) پر اپنی سیلفیاں (Selfies) لے کر، سوشل میڈیا (Social Media) پر انہیں شیئر (Share) کر کے اسے خود ہی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے رہنا، کسی طور پر دُرست نہیں۔

---

(١) پ٥، النساء: ١٢٨.

(٢) پ٢٨، الحشر: ٩.

(٣) "المعجم الأوسط" من اسمه محمد، ر: ٥٤٥٢، ٥/ ٣٢٨.

انسان فطری طور پر حریص ولالچی ہے

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! انسان فطری طور پر حریص ولالچی ہوتا ہے، صبر وشکر اور قناعت ورِضا کی طرف کم مائل ہوتا ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ، لَابْتَغَى ثَالِثاً»[1] "اگر انسان کو دو۲ وادیاں مال ودولت سے بھری مل جائیں، تب بھی وہ تیسری کی تلاش وخواہش کرے گا"۔ محدثینِ کرام اس حدیثِ مبارکہ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "یہاں انسان کے انتہائی حریص ولالچی ہونے کا بیان ہے، کہ اُسے کتنا ہی مال مل جائے، قناعت نہیں کرتا"[2]۔

پہلی قوموں کی ہلاکت کی وجہ

حضراتِ گرامی قدر! لالچ کس قدر بُری خصلت ہے، اس کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے کہ پہلی قومیں اسی عادتِ بد کے باعث ہلاک ہوئیں، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ! فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ، أَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوا، وَأَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ فَقَطَعُوا، وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُورِ فَفَجَرُوا»[3] "لالچ سے بچتے رہو!؛ کیونکہ تم سے پہلی قومیں لالچ کے باعث ہلاک ہوئیں، لالچ نے انہیں بخل پر آمادہ کیا تو وہ بخل کرنے لگے، اور جب قطع رحمی پر اُبھارا تو انہوں نے قطع رحمی کی، اور جب (لالچ نے) گناہوں پر آمادہ کیا تو وہ گناہ میں پڑ گئے"۔

---

(۱) "صَحيحُ البُخاري" كتابُ الرِّقاق، ر: ٦٤٣٦، صـ١١١٧.
(۲) "نزہۃ القاری" "کتابُ الرِّقاق، بابُ ما یتقی من فتنۃ المال، تحت ر: ۲۸۳۱، ۹/۱۲۔
(۳) "سنن أبي داود" كتابُ الزكاة، بابُ في الشح، ر: ١٦٩٨، صـ٢٥١.

لالچ ایمان کے مُنافی ہے

لالچ وہ بُری خصلت ہے جو بندۂ مؤمن کے دل میں ایمان کے ساتھ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتی، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ»(۱) "بندہ کے دل میں لالچ اور ایمان کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے!"۔ یعنی جس دل میں کامل ایمان ہو گا وہ کبھی لالچی نہیں ہو گا، اور جو انسان لالچی ہو گا اس کا ایمان کامل نہیں ہو گا۔

جنّت میں داخلے سے محرومی کا باعث

میرے محترم بھائیو! حرص ولالچ جنّت میں داخلے سے محرومی کا باعث ہے، حضرت سیّدنا ابو شجرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «يحلف الله تعالى بعزّتهِ وعظَمته وجلاله، أن لا يَدخلَ الجنّةَ شحيحٌ ولا بخيلٌ»(۲) "اللہ تعالی اپنی عزّت، عظمت اور جلال کی قسم یاد فرماتا ہے، کہ جنّت میں لالچی اور بخیل (کنجوس) داخل نہیں ہونگے"۔

لالچ فوری لاحق ہونے والا فقر ہے

برادرانِ اسلام! حرص ولالچ فوری لاحق ہونے والا فقر ہے، یعنی جو لالچ کے مرض میں مبتلا ہو گا، فقر وتنگدستی اس کا مقدّر قرار پائے گی، حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ کسی نے سرورِ دو جہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسول اللہ مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیں! نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

(۱) "سنن النَّسائي" كتابُ الجهاد، بابُ فضل من عمل في سبيل الله على قدمه، ر: ۳۱۰۹، الجزء ٦، صـ۱٥.

(۲) "كنز العمال" كتابُ الأخلاق، البخل من الأكمال، ر: ۷٤۰٤، ۳/ ۱۸۲.

«عَلَيْكَ بِالْإِيَاسِ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ! وَإِيَّاكَ وَالطَّمعَ! فَإِنَّهُ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ، وَصَلِّ صَلَاتَكَ وَأَنْتَ مُوَدِّعٌ، وَإِيَّاكَ وَمَا تَعْتَذِرُ مِنْهُ»(۱) "جو لوگوں کے پاس ہے اُس سے مایوس ہوجاؤ! اور لالچ سے بچتے رہو!؛کیونکہ یہ فورًا لاحق ہونے والا فقر ہے (یعنی سب کچھ ہونے کے باوُجود، لالچی اِنسان خود اپنے پاس موجود نعمتوں سے بھی اِستفادہ نہیں کرپاتا، اور خود کو کنگال وفقیر ہی سمجھتا ہے، اس کے باعث اُسے وہ خوشی مل ہی نہیں پاتی جس کا وہ طالب ہوتا ہے)، اور اپنی نماز ایسے ادا کرو کہ گویا تم دنیا سے رخصت ہونے والے ہو، نیز ایسے کام سے بچتے رہو جس کے لیے بعد میں معذرت کرنی پڑے!"۔

حرص ولالچ کے نقصانات

حضراتِ گرامی قدر! حرص ولالچ ایک ایسی مذموم خصلت ہے، جس کے متعدِّد دینی ودنیاوی نقصانات ہیں، حرص ولالچ وہ بُری بلا ہے جو اِنسان کو اَندھا کر دیتی ہے، لالچ کے باعث دل میں مسلمانوں کی بھلائی، ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ ناپید ہونے لگتا ہے، اور انسان مفاد پرست بن جاتا ہے، لالچ کے باعث انسان غیبت، چغلی، حسد، وعدہ خلافی، ظلم وزیادتی اور دل آزاری جیسی غیر اَخلاقی برائیوں میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے، مال ودَولت اور منصب واقتدار کی لالچ ایسی بُری چیز ہے جس کی خاطر انسان اپنوں کا بھی دشمن بن جاتا ہے، اور اُن کے اِحسانات کو بُھلا دیتا ہے۔

صرف یہی نہیں، بلکہ حرص وطمع (لالچ) کے باعث انسان کا دل خوفِ خدا سے بھی خالی ہوجاتا ہے، اور وہ گناہوں پر دیدہ دلیری کا مُظاہرہ کرنے لگتا ہے، لالچ ہی

---

(۱) "مُستدرَك الحاكم" كتابُ الرقاق، ر: ۷۹۲۸، ۸/ ۲۸۲٤.

کے باعث ہمارے حکمران کرپشن (Corruption) کرتے، اور عوام کا حق مارتے ہیں، لالچ لوگوں کوناپ تول میں کمی اور ملاوٹ پر مجبور کرتی ہے، اس کے باعث ملک میں بدحالی اور مہنگائی میں اِضافہ ہوتا ہے، لالچ لوگوں کو آسائش وآرام کی خاطر حرام کمانے، اور فحاشی وعُریانیت پھیلانے پر اُبھارتی ہے، یہ لالچ ہی ہے جس کے ہاتھوں مجبور ہوکر مسلمان عورتیں خوب پیسہ کمانے، اور راتوں رات امیر بننے کے چکر میں نیم عریاں لباس پہن رہی ہیں، اور فلموں ڈراموں میں ناچنے گانے تک سے گریز نہیں کرتیں۔ آج میڈیا(Media) پر جتنی بھی فحاشی وبے حیائی اور علماء ودِین بیزار پروگرام (Prograsm) دکھائے جارہے ہیں، اُن کی بھی سب سے بڑی وجہ لالچ ہی ہے۔

میڈیا (Media) کا مذموم کردار اور دین بغاوَت

حضراتِ ذی وقار! سیکولرازم(Secularism) کے حامیوں کی طرف سے اپنے مذموم عزائم اور مذموم اِیجنڈے (Agenda) کی تکمیل کے لیے دَرپردہ آنے والی غیرملکی فنڈنگ (Funding)، غیر ملکی مَصنوعات (Products) کی پبلسٹی (Publicity) کے نام پر ٹی وی چینلز(TV Channels) کو ملنے والے اِشتہارات، اپنی مرضی کے پروگرامز نشر کروانے کے لیے غیر ملکی این جی اوز (Foreign NGOs) کی طرف سے ملنے والا پیسہ، اور مغربی ممالک (Western Countries) میں شہریت (Nationality) دینے کا وعدہ، ہمارے میڈیا مالکان (Media Owners)، ٹی وی اینکرز(TV Anchors) اور فیلڈ رپورٹنگ (Field Reporting) کرنے والے صحافیوں کے حرص ولالچ کو بڑھاتا ہے، اس کے باعث یہ لوگ اپنے ملک وقوم کا وقار داؤ پر لگانے، دینی طبقے پر بے جا تنقید کرنے، اسلامی تعلیمات کو فرسُودہ خیالات بتانے، دینی اَحکام کو پَسِ پُشت ڈالنے، حتی کہ دِین بغاوَت

سے بھی گریز نہیں کرتے؛ کیونکہ حرص ولالچ کے باعث اُن کے پیشِ نظر صرف یہی ایک بات ہوتی ہے، کہ جس طرح ممکن ہو زیادہ سے زیادہ مال بنالیا جائے!۔

مغربی کلچر (Western Culture) کا پھیلاؤ

میرے محترم بھائیو! ہمارے اپنے وطن عزیز کے ٹی وی چینلز (TV Channels) کے ذریعے مغربی کلچر (Western Culture) کا پھیلاؤ، ایک ایسی فِفتھ وار (Fifth war) کا اہم ترین حصّہ ہے، جس کا سب سے بڑا شکار ہمارے وطن کی نسلِ نَو (New Generation) ہے، اور بدقسمتی سے ہم اپنی بے عملی، مادّہ پرستی، غفلت اور حرص ولالچ کے باعث اس سرد جنگ میں مسلسل ہارے جارہے ہیں؛ کیونکہ لبرل وسیکولر قوّتوں (Liberal and Secular Forces) کا بنیادی مقصد ہماری نسلِ نَو کو اَخلاقیات سے عاری کرنا، انہیں مغربی فیشن کا دِلدادہ بنانا، اسلامی تعلیمات سے دُور کرنا، اور دُنیاوی خواہشات کو بڑھاوا دے کر انہیں حرص ولالچ میں مبتلا کرنا ہے، اور وہ لوگ اپنے مقصد میں کافی حد تک کامیاب بھی نظر آتے ہیں، لہذا ہمیں اس فِفتھ وار (Fifth war) کا مقابلہ کرنا ہے، اپنے لوگوں اور نسلِ نَو کو اسلامی تعلیمات اور کلچر (Culture) سے آگاہ کرنا ہے، انہیں قناعت، سادگی اور کفایت شِعاری کی تعلیم دینی ہوگی، انہیں دُنیاوی خواہشات اور مادّہ پرستی سے بچانا ہوگا؛ تاکہ وہ دنیا کی چکا چَوند اور پُر تعیُّش سُہولتوں کے باعث کہیں مزید غفلت کا شکار نہ ہو جائیں! اور اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لیے مذموم حرص ولالچ میں مبتلا ہو کر کہیں برباد نہ ہوجائیں!۔

دنیاوآخرت میں ذِلّت ورُسوائی اور انسانی عقل پر پردہ

میرے محترم بھائیو! حرص ولالچ کے باعث انسان اچھے بُرے کی تمیز کھو بیٹھتا ہے، دنیاوآخرت میں ذِلّت، رُسوائی اور بے سکونی اس کا مقدّر قرار پاتی ہے، اور بھری دنیا میں انسان تنہا ہو کر رہ جاتا ہے، لالچ کے باعث انسانی عقل پر پَردہ پڑ جاتا ہے، اور وہ صحیح اور غلط کی پہچان نہیں کرپاتا، لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم حرص ولالچ سے بچیں، دوسروں کے مال پر نظر نہ رکھیں، خود کو قناعت پسندی کا عادی بنائیں، سادَہ طرزِ زندگی اختیار کریں، اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہمدردی اور حُسنِ سُلوک سے پیش آئیں، ضرور تمندوں اور غریبوں کی مدد کریں، مال ودَولت اور جاہ ومنصب یا اختیار واقتدار کی لالچ میں، کسی کے ساتھ ظلم وزیادتی نہ کریں!!۔

خواہشِ نفس کے بغیر ملنے والا مال لینا کیسا؟

عزیزانِ مَن! جو مال ودَولت یا تحفہ بغیر خواہشِ نفس اور بِن مانگے ملے اُسے لینے میں حرج نہیں؛ کیونکہ وہ حرص ولالچ کے زُمرہ میں نہیں آتا، حضرت سیّدنا عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھے کچھ مال عطا فرمایا تو میں نے عرض کی: حضور آپ یہ مال اس کو عطا فرمادیں جو مجھ سے زیادہ ضرور تمند ہو، اس پر حضور نبئ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا المَالِ -وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ- فَخُذْهُ، وَإِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ»[1] "تم اس مال کو لے لو اور صدقہ کردو (یاد رکھو)، جو مال تمہارے پاس (لالچ اور مانگے بغیر) آئے تو اسے لے لیا کرو، اور جو مال اس طرح نہ آئے تو اس کے پیچھے نہ بھاگو" یعنی اس کے پیچھے خود کو نہ تھکاؤ!۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأحكام، ر: ٧١٦٣، صـ١٢٣٣.

لالچ دین کو نقصان پہنچانے کا باعث ہے

عزیزانِ محترم! لالچ بہت ہی بری خصلت ہے، انسان کو چاہیے کہ بندے کو جو نعمت، رزق یا مقام و منصب اللہ تعالی کی طرف سے ملا ہے اس پر راضی رہے، اور اس پر قناعت کرتے ہوئے اللہ تعالی کا شکر بجالائے، اور دوسروں کے مال ودَولت، آسائش وآرام اور ٹھاٹ بھاٹ دیکھ کر حرص ولالچ کا شکار نہ ہو؛ کہ یہ ناشکری اور قناعت کے خلاف ہے، اور ہمارے دین کو نقصان پہنچانے کا باعث ہے۔

حضرت سیّدنا کعب بن مالک انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا، مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ»[1] "دو ۲ بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے، وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و مرتبہ کی لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے"۔

لالچ سے بچنا فلاح وکامیابی کا سبب ہے

جانِ برادر! نفسانی خواہشات اور لالچ سے بچنا فلاح وکامیابی کا سبب ہے، امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رضی اللہ تعالی عنہ اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کرتے تھے: «أَفْلَحَ مَنْ حُفِظَ مِنَ الْهَوَى وَالطَّمَعِ وَالْغَضَبِ»[2] "جو خواہشات، لالچ اور غصہ سے بچایا گیا وہ فلاح پا گیا"۔

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الزهد، باب، ر: ٢٣٧٦، صـ٥٤١.

(٢) "الزواجر" الكبيرة ٣: الغضب بالباطل والحقد والحسد، ١/ ٩٥.

لالچ کا علاج صبر وقناعت ہے

حضراتِ محترم! لالچ کا علاج صبر وقناعت ہے، لہذا یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ جتنا رزق آپ کے مقدّر میں لکھا ہے، وہ بہر صورت مل کر ہی رہے گا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾[1] "زمین پر چلنے والا کوئی اَیسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالی کے ذمۂ کرم پر نہ ہو"۔ جس جاندار کا جب تک اور جتنا رزق لکھا ہے، وہ وعدے کے مطابق اُسے ضرور مل کر رہے گا، لہٰذا عقلمند انسان مال ودَولت اور پیسہ کمانے کو مقصدِ حیات ہرگز نہیں بناتا، بلکہ اس میں میانہ رَوِی اختیار کرتا ہے، اور حرص ولالچ سے دُور رہتا ہے!۔

ایک روایت میں ہے، حضور نبئ کریم ﷺ حضرت سیّدنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس سے گزرے، وہ غمگین تھے، حضور جانِ عالم ﷺ نے فرمایا: «لَا تُكْثِرْ هَمَّكَ، مَا يُقَدَّرْ يَكُنْ، وَمَا تُرْزَقْ يَأْتِكَ»[2] "زیادہ غمگین مت ہو، جو مقدّر میں ہے وہ ہو کر رہے گا، اور جو رِزق لکھا ہے وہ مل کر رہے گا"۔

اصل مالداری خواہشاتِ نفس سے بے پروائی ہے

میرے محترم بھائیو! حرص ولالچ میں مبتلا ہو کر زیادہ مال ودَولت جمع کر لینا کوئی بڑی بات نہیں؛ کیونکہ اصل مالداری مال ودَولت کی کثرت نہیں بلکہ خواہشاتِ نفس سے بے پروائی ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: «لَيسَ الْغِنَى عَن كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ»[3] "اصل مالداری مال کی کثرت نہیں، بلکہ مالداری نفسانی خواہشات

---

(١) پ١٢، هود: ٦.

(٢) "شعب الإيمان" بابُ التوكّل والتسليم، ر: ١١٨٨، ١/ ٥٣٥.

(٣) "صَحيحُ البُخاري" كتابُ الرِّقاق، ر: ٦٤٤٦، صـ١١١٩.

سے بے پروائی کا نام ہے"۔

لالچ ایک روحانی مرض ہے اور اس کا علاج صبر و قناعت ہے

حضراتِ ذی وقار! "لالچ ایک روحانی مرض ہے، اور اس قلبی مرض کا علاج صبر وقناعت ہے، یعنی جو کچھ خدا کی طرف سے بندے کو مل جائے اس پر راضی ہو کر خدا کا شکر بجا لائے، اور اس عقیدہ پر جَما رہے کہ انسان جب ماں کے پیٹ میں رہتا ہے، اسی وقت فرشتہ خدا کے حکم سے انسان کے لیے چار ۴ چیزیں لکھ دیتا ہے: (۱) انسان کی عمر، (۲) اس کی روزی، (۳) اس کی نیک بختی (۴) اور اس کی بدبختی۔

یہی انسان کا نوِشتہ تقدیر ہے، لاکھ سر مارو مگر وہی ملے گا جو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے، اس کے بعد یہ سمجھ کر خدا کی رضا اور اس کی عطا پر راضی ہو جاؤ، اور یہ کہہ کر لالچ کے قلعے کو ڈھا دو، کہ جو میری تقدیر میں تھا وہ مجھے ملا، اور جو میری تقدیر میں ہوگا وہی آئندہ بھی ملے گا، اور اگر کچھ کمی کی وجہ سے قلب میں تکلیف ہو اور نفس اِدھر اُدھر لپکے، تو صبر کر کے نفس کی لگام کھینچ لو، اسی طرح رفتہ رفتہ قلب میں قناعت کا نور چمک اٹھے گا، اور حرص ولالچ کا اندھیرا بادل چھٹ جائے گا!"[۱] ان شاء اللہ۔

ہر حرص ولالچ بُرا اور مذموم نہیں

میرے محترم بھائیو! حرص ولالچ مطلقاً بُرا اور مذموم نہیں، اگر انسان گناہوں اور زیادتی کے کاموں کا حریص ہے تو ایسا حرص ولالچ بُرا اور قابلِ مذمّت ہے، لیکن اگر انسان اچھے اور نیک کاموں کا حریص ہو، غریبوں، یتیموں اور مسکینوں

---

(۱) دیکھیے: "جنّتی زیور" لالچ کا علاج، ص۱۱۱۔

کی مدد کرنے کا شَوق اور جذبہ رکھتا ہو، دینی مدارس کے ساتھ تعاوُن کا حریص ہو، انہیں خوشحال دیکھنے کا حریص ہو، یا اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرنے کی طمع رکھتا ہو، تو ایسا حرص ولالچ نہایت اعلیٰ اور محمود و مطلوب ہے۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ "دنیاوی چیزوں میں قناعت اور صبر اچھا ہے، مگر آخرت کی چیزوں میں حرص (لالچ) اور بے صبری اعلیٰ ہے، دِین کے کسی درجے پر پہنچ کر قناعت نہ کر لو، (بلکہ) آگے بڑھنے کی کوشش کرو"[1]۔

لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہمارا مُعاشرہ حرص ولالچ کے جال میں بُری طرح پھنس چکا ہے، مال ودَولت جمع کرنے کے جنون اور دنیا کی ہر آسائش وآرام تک رَسائی کی سوچ نے، حلال وحرام کی تمیز ختم کر کے رکھ دی ہے، کروڑوں کا بینک بیلنس (Bank Balance) جمع کرنے اور جائیدادیں بنانے کے باوُجود، ہماری حرص ولالچ جُوں کی تُوں برقرار ہے، بلکہ اس میں روز بروز اِضافہ ہو رہا ہے، بڑے بڑے عالی شان محلّات، بہترین ملبوسات، اور بڑے بڑے گیراجوں (Garages) میں چمچماتی گاڑیوں کی قطاروں کے باوُجود ہماری حرص وہوَس کم ہونے کا نام نہیں لے رہی، اور نہ ہی کبھی یہ کم ہوگی؛ کہ انسان تو اس قدر لالچی ہے کہ اس کا پیٹ تو سوائے قبر کی مٹی کے اَور کوئی چیز نہیں بھر سکتی ہے!۔

حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَلَا يَمْلأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ»[2] "انسان کے پیٹ کو مٹّی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی، اور جو توبہ کرے

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" توکُّل اور صبر کا بیان، پہلی فصل، ۷/۸۳۔

(۲) "صَحيحُ البُخاري" كتابُ الرِّقاق، ر: ٦٤٣٦، صـ١١١٧.

اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے"۔ لہٰذا دنیاوی مال ودَولت اور خواہشاتِ نفس کے پیچھے ضرورت سے زیادہ نہ بھاگیں، اور قناعت ورِضا کے پیکر بنیں؛ کہ ایسا کرنا خوش نصیبی کا باعث ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كفافاً وَقَنِعَ»[1] "بہت خوش نصیب ہے وہ جسے دینِ اسلام کی نعمت ملی، بقدرِ ضرورت رِزق ملا، اور قناعت کی توفیق نصیب ہوئی"۔

قناعت کے چند دینی ودنیاوی فوائد

حضراتِ گرامی قدر! قناعت اختیار کرنے والا مسلمان امن، راحت اور اطمینان کی حالت میں زندگی بسر کرتا ہے، اور اپنے رب تعالی کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں ﷺ نے فرمایا: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعاً تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ! وَكُنْ قَنِعاً تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ! وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِناً»[2] "اے ابوہریرہ! پرہیزگاری اختیار کرو، سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے، اور قناعت کرنے والے ہوجاؤ، تمام لوگوں سے زیادہ شکرگزار ہوجاؤ گے، اور لوگوں کے لیے وہ چیز پسند کرو جو اپنے لیے کرتے ہو، کامل مؤمن بن جاؤ گے"۔

حضور نبئ کریم ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! ہمارے پیارے نبئ کریم ﷺ ہمیشہ اللہ تعالی کی عطا پر راضی رہے، اور کبھی دنیاوی مال ومَتاع کی طرف رغبت نہیں فرمائی، سرورِ دوجہاں ﷺ کی بارگاہ میں مالِ غنیمت کے خزانے حاضر کیے جاتے، مگر آپ سب

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند فضالة بن عبيد الأنصاري، ر: ٢٣٩٩٩، ٩/ ٢٤٦.
(٢) "سُنن ابن ماجه" باب الْوَرَعِ وَالتَّقْوَى، ر: ٤٢١٧، صـ٧٢٠.

کا سب مال مسلمانوں میں تقسیم فرما دیتے، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: «مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعاً، حَتَّى قُبِضَ»[1] "مدینہ منوّرہ آنے کے بعد سے لے کر نبئ کریم ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے تک، آپ ﷺ کے اہلِ خانہ نے کبھی مسلسل تین ۳ دن گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی"۔

یہ ہے قناعت کہ جس سلطانِ عالَم ﷺ کی برکت سے غلاموں پر عطا وکرم کی بارش ہوتی ہے، مکمل اختیارات کے باوُجود وہ اللہ تعالی کی عطا پر راضی رہتے، اور دُنیا کی راحتوں اور مال ومَتاع کی کثرت کی طرف رغبت نہ فرماتے، نیز صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے بھی تاجدارِ رسالت ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے سادہ زندگی گزاری۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنے پیارے آقا ومولی ﷺ کی سنّت پر عمل کرنا ہے! یہ بات بڑی غَور طلب ہے کہ قناعت ورِضا کا حکم صرف دِین سے وابستہ لوگوں کے لیے نہیں، بلکہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ حرص ولالچ کو چھوڑ کر قناعت ورِضا کا پیکر بنے۔

خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! لالچ کتنی بڑی اور بُری بلا ہے؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگالیں کہ انسان بچپن سے جوانی، اور پھر بڑھاپے کی دہلیز پر پہنچ جاتا ہے، مگر اس کی دنیاوی طمع ولالچ میں کمی نہیں آتی، حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: (١) الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، (٢) وَالْحِرْصُ عَلَى

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الزُّهد والرّقائِق، ر: ٧٤٤٣، صـ١٢٨٧.

الْعُمُرِ»[1] "آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اس میں دو ۲ چیزیں جَوان رہتی ہیں: (۱) مال کی لالچ (۲) اور طویل عمر کی اُمید"۔

تو معلوم ہوا کہ مذموم حرص ولالچ ہلاکت وگمراہی کا سبب ہے، لہذا ہمیں بہرصورت اس سے بچنا اور قناعت اختیار کرنی ہے؛ کہ اسی میں ہماری کامیابی، دنیا وآخرت کا سکون، اللہ ورسول کی رضا اور دُخولِ جنّت کا راز پنہاں ہے۔

دعا

اے اللہ! ہمیں مال ودَولت اور ناجائز اُمور کی حرص ولالچ سے بچا، قناعت ورِضا کی دولت سے مالامال فرما، اپنی عطا پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرما، اپنا صابر وشاکر بندہ بنا، اور اپنی نافرمانی اور ناشکری سے محفوظ رکھ۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

---

(۱) "صحیح مسلم" کتابُ الزَّکاۃ، ر: ۲٤۱۲، صـ٤۲۱.

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.